سوال

(98) مسجد شہید کردی ہوانگریزوں نے   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد شہید کردی ہوانگریزوں نے اور عملہ اس کا متولی مسکین کو دے دیا، اب متولی مسکین اس عملہ کو فروخت کر کےاپنے نان و پارچہ میں خرچ کرے یا نہیں اور متولی اس قدر محتاج ہے کہ نوبت فاقہ کی گذرتی ہے اور پارچہ سے بہت تنگ ہے اور تمام مسجدیں اس جگہ پختہ ہیں، کوئی ایسی مسجد نہیں کہ اس پر خرچ کیا جائے وہ عملہ اور مبلغ تیئس روپیہ اس عملہ کے وصول ہوئے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ واضح ہو کہ مبلغ تیئیس روپیہ جو متولی مذکور کو بابت عملہ مسجد وصول ہوئے۔ اس کو اپنے صرف میں لانا اس کا شرعاً جائز نہیں ہے بلکہ اس کو چاہیے کہ مبالغ مذکورہ کو اس جگہ کی کسی مسجد میں لگا دے اور مرمت کرادے اور اگر وہاں حاجت نہ ہو مرمت کی، تو اور جگہ کی کسی مسجد کی مرمت وغیرہ میں صرف کردے اور اپنے کام میں وہ روپیہ نہ لائے اور چونکہ حاکم شرع کا موجود نہیں تو متولی مذکور اس روپیہ کو امانت رکھے، جب تک کہ وہ مسجد میں صرف نہ کرے۔ ہدایہ کی کتاب الوقف میں ہے: وما[1] انہدم من بناء الوقف والتہ صرفہ الحاکم فی عمارة الوقف ان احتاج الیہ وان استغنی عنہ امسکہ حتی یحتاج الی عمارتہ فیصرفہ فیہا لانہ لابد للعمارة لیبقی علی التابید فیحصل مقصود الواقف الخ۔ حررہ السید شریف حسین عفی عنہ۔   (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] اگر کوئی وقف کی عمارت گرجائے تو اس کے سامان کو حاکم وقت وقف کی عمارت میں خرچ کرے اور اس کی ضرورت نہ ہو تو اسے اپنے پاس امانت رکھے، جب عمارت کی ضرورت پڑے تو پھر اس کو خرچ کرے، کیونکہ عمارت کا ہمیشہ تک رہنا ضروری ہے تاکہ واقف کا مقصود حاصل ہو۔

فتاوی نذیریہ

جلد01